مدح ممدوح کی جس وقت دہن سے نکلے

طرز استادی کی انداز سخن سے نکلے
نہ تکلف نظر آوے نہ بناوٹ دکھلائے
شعر وہ ہے کہ جو بے ساختہ پن سے نکلے
تجھ سا خوش لحن، خوش آواز، اگر ڈھونڈیں تو
ہند میں ہو کوئی پیدا نہ یمن سے نکلے
کچھ تعرض نہ نکیرین کریں مردے سے
رقعہ جب تیری علامت کا کفن سے نکلے

زہے طالع ہے خوشا بخت ہے اس کے جسکے
نام لب پر ہو ترا جان جو تن سے نکلے

عید ہوتی رہے گھر میں شہ دیں کے جب تک
یہ مہ نو اُفُقِ چرخ کُہَن سے نکلے

احمد ہر روز طفیل شہ دیں عید ہوئی
اچھی ساعت میں تھے ہم اپنے وطن سے نکلے